

کے ایک دیرینہ سال فاضل تھے، نواب صاحب سے بیان کیا کہ جس زمانے میں مرزا صاحب یہاں آئے ہوئے تھے، ایک مجلس میں جہاں مرزا بھی موجود تھے اور میں بھی حاضر تھا۔ شعراء کا ذکر ہو رہا تھا۔ اثناء گفتگو میں ایک صاحب نے فیضی کی بہت تعریف کی۔ مرزا نے کہا کہ، فیضی کو جیسا لوگ سمجھتے ہیں ویسا نہیں ہے۔ اس پر بات بڑھی۔ اس نے کہا کہ فیضی جب پہلی ہی بار اکبر کے روبرو گیا تھا، اس نے ڈھائی سو شعر کا قصیدہ اسی وقت ارتجالاً کہہ کر پڑھا تھا۔ مرزا بولے، اب بھی اللہ کے بندے ایسے موجود ہیں کہ دو چار سو نہیں تو دو چار شعر تو ہر موقع پر بدایت کہہ سکتے ہیں۔ مخاطب نے جیب سے ایک چکنی ڈلی نکال کر ہتھیلی پر رکھ لی اور مرزا سے درخواست کی کہ اس ڈلی پر کچھ ارشاد ہو۔ مرزا نے گیارہ شعر کا قطعہ اُسی وقت موزون کر کے پڑھ دیا۔

دونوں اقتباسوں کے سلسلے میں چند امور عرض کر دینا ضروری ہے :-  
 ۱۔ مطبوعہ قطعہ تیرہ شعر کا ہے، گیارہ شعر کا نہیں، جیسا کہ ”یادگار غالب“ میں مذکور ہے، نہ تو دس شعر کا، جیسا کہ مرزا غالب نے لکھا ہے۔  
 ۲۔ پہلے اقتباس میں مولوی کرم حسین کا نام آیا ہے۔ یہ بلگرام کے رہنے والے تھے۔ ۱۔ دہلی اور دھوکا کی طرف سے کلکتہ میں سفارت کے منصب پر مامور تھے۔ شمس العلماء سید علی بلگرامی اور نواب عماد الملک سید حسین بلگرامی انھیں مولوی کرم حسین کے پوتے تھے۔

۱۔ لغات : کف دست : ہتھیلی۔

چکنی ڈلی : ایک قسم کی چھالیا، جو دودھ میں پکا

کر خشک کر لی جاتی ہے اور نہایت نفیس و لذیذ ہوتی ہے۔

تشریح : آپ کی ہتھیلی پر جو چکنی ڈلی رکھی ہے، اس کی تعریف جس